سلسلہ اصلاحی مواعظ نمبر ۳



# عظمت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم


جامع المحاسن کی السنۃ عارف باللہ حضرت اقدس

مفتی عبدالقادر صاحب نوراللہ مرقدہ



ناشر

حامد حسن

دارالعلوم کبیروالا

# عظمت حبیب ﷺ

حضور ﷺ کی سیرت پر تو بہت تحریریں و تقریریں موجود ہیں لیکن بمصداق مثل مشہور ہر گلے را رنگ بوئے دیگر ست اس وعظ میں حضور ﷺ کے مختصر مگر جامع حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ عاشقان کے لئے باعث تشفی ہو گا حضرت اقدس دامت برکاتہم نے یہ وعظ جامع مسجد رشیدیہ رشید آباد ملتان ۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ بمطابق ۱۹ اگست ۱۹۹۴ء بعد از نماز فجر فرمایا۔

ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره ونومن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا ہادى له و نشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له و نشهدان سيدناو مولنا محمد اعبده ورسوله ﷺ تعالى وعلى اله واصحابه و بارك وسلم تسليما كثيرا كثيرا امابعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم يايها الذين امنوا لاتقدموا بين يدى الله ورسوله واتقو الله ان الله سميع عليم. يايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبى ولا تجهر واله بالقول كجهر بعضكم لبعض ان تحبط اعمالكم وانتم لا تشعرون صدق الله العظيم

ان آیات میں اللہ جل شانہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کا ادب بیان کیا ہے فرمایا اے ایمان والو حضور ﷺ سے آگے نہ بڑھو بلکہ آپ کے ساتھ ادب کا معاملہ رکھو! بے ادبی نہ کرو۔

## شان نزول

پہلی آیت اس وقت نازل ہوئی جب کہ آپ کی مجلس میں بنو تمیم کے دو رئیس ایک اقرع بن حابس دوسرے قعقاع بن معبد آئے ہوئے تھے آپ سوچ رہے تھے کہ ان میں سے کس کو وہاں کا گورنر بنایا جائے اس مجلس میں حضرت ابوبکرؓ اور

حضرت عمرؓ بھی بیٹھے تھے اس بارے میں ان کی رائے مختلف تھی حضرت ابوبکرؓ قعقاع بن معبد کے بارے میں فرماتے تھے جب کہ حضرت عمرؓ کی رائے اقرع بن حابس کے بارے میں تھی اس رائے کے اختلاف سے ان کی آوازیں بلند ہو گئیں۔

## میرے محبوب سے آگے نہ بڑھو

تو اللہ جل شانہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں کہ اللہ اور اللہ کے رسول سے آگے نہ بڑھو تمہیں رائے نہ دینی چاہئے تھی (در منثور ص ۸۵ ج ۶)

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی نماز سے فراغت کے بعد دیکھا کہ قربانی کے گوشت نظر آرہے تھے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ابھی قربانی نہیں کی اور تم نے مجھ سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ تمہاری قربانی ادا نہیں ہوئی چنانچہ آپؐ نے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ اس کو اللہ جل شانہ نے اس آیت شریفہ میں ذکر فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو (مسلم ص ۱۵۴ ج ۲ در منثور ص ۸۵ ج ۶)

## حضورؐ کے سامنے زور سے مت بولو

اور دوسری آیت میں فرمایا کہ لاترفعوا اصواتکم یعنی آپؐ کے سامنے اپنی آوازیں بلند نہ کرو اور عام لوگوں کی طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو اور اگر تم نے ایسا کیا تو پھر خطرہ ہے کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں۔ اور تم کو شعور بھی نہ ہو۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عمرؓ آپؐ سے اس

طرح گفتگو فرماتے تھے جیسے وہ آپ سے سرگوشی کر رہے ہوں حتیٰ کہ کبھی آپ کو بات دوبارہ پوچھنا پڑتی تھی۔ (بخاری ص ۷۱۸ ج ۲ اور منثور ۸۶ ج ۶)

## اہل اللہ کا خوف زینہ ترقی ہے

حضرت ثابت بن قیس بن شماس کی آواز طبعاً بلند تھی۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد یہ صحابی گھر آکر بیٹھ گئے اور مسجد میں بھی آنا بند کر دیا اور گھر والوں سے کہا کہ گھر کے دروازے کو باہر سے کنڈی لگا دو کیوں کہ میرے اعمال ضائع ہو گئے ہیں میں حضور ﷺ کے سامنے آواز بلند کرتا ہوں اور اس سے اعمال ضائع ہوتے ہیں چند دن بعد حضور ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کہ ثابت بن قیس مسجد میں نہیں آتے کیا وجہ ہے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ وہ گھر میں ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میری آواز بلند ہے میں آپ کے سامنے آواز بلند کرتا ہوں اس لئے میرے اعمال ضائع ہو گئے ہیں حضور ﷺ نے ان کو بلوایا اور فرمایا کہ آپ کی آواز طبعاً بلند ہے طبعی آواز سے اعمال ضائع نہیں ہوتے پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو خوشخبری نہ دوں انہوں نے عرض کیا کہ ضرور خوشخبری دیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم جب تک زندہ رہو گے قابل تعریف رہو گے اور جب موت آئے گی تو شہادت کی موت آئے گی (بخاری ص ۷۱۸ ج ۲)

چنانچہ یہ خوش خبری پوری ہوئی کہ جب تک زندہ رہے اعمال صالحہ کرتے رہے اور موت بھی شہادت کی ملی جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے جو کہ حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کے خلاف ہوئی تھی جس نے جھوٹی نبوت کا اعلان کیا تھا

اس کے خلاف جنگ کی گئی تھی بالآخر کذاب قتل کر دیا گیا۔

## عجیب خصوصیت

ایک مرتبہ یہ صحابیؓ جنگ یرموک کے موقع پر حنوط مل رہے تھے حنوط ایک خوشبو ہوتی ہے یہ مردوں کو لگائی جاتی ہے اس سے لاش جلدی خراب نہیں ہوتی مجاہدین میدان جہاد میں جانے سے قبل بدن کو لگا لیتے ہیں تاکہ اگر شہید ہو جائیں تو لاش جلدی خراب نہ ہو تو اس وقت ایک مجاہد وہاں سے گزرا اور اس نے کہا کہ نوجوانوں نے بزدلی کا اظہار کیا ہے یعنی وہ پیچھے ہٹ رہے ہیں تو حضرت ثابتؓ نے فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے زمانہ میں ان کی طرح نہیں لڑتے تھے بلکہ خوب مقابلہ کرتے تھے تو اس نوجوان نے کہا کہ پھر کیا دیر ہے ان سے مقابلہ کے لئے انہوں نے فرمایا کہ بس ابھی آیا چنانچہ اٹھے اور جنگ میں شریک ہوئے بہت سے کفار کو جہنم رسید کیا اور پھر خود بھی شہید ہو گئے اور شہادت کے بعد ایک صحابی کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی تو حضرت ثابت بن قیسؓ نے فرمایا کہ تم حضرت خالد بن ولیدؓ کو کہنا کہ میری ذرہ پر فلاں نے قبضہ کر لیا ہے لشکر کے ایک کنارے پر گھوڑا بندھا ہوا ہے اور اس کے قریب ذرہ پر ہنڈیا رکھی ہوئی ہے وہ وصول کر لیں مسلمانوں کے کام آئے گی۔

اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے میرا سلام کہنا اور ان کو میرا پیغام دینا کہ مجھ پر فلاں شخص کا اتنا قرضہ ہے آپ وہ قرضہ ادا کر دیں اور یہ کہنا کہ میرا ایک غلام ہے آپ اس کو آزاد کر دیجئے چنانچہ اس صحابیؓ نے خواب بیان کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے ذرہ پر قبضہ کر لیا جس موقع پر بتائی تھی اسی جگہ تھی اور حضرت ابو بکرؓ کو حضرت ثابت بن قیسؓ کا پیغام دیا گیا تو انہوں نے ان کا قرضہ ادا کیا اور ان کے غلام کو آزاد کیا (در منثور ص ۸۸ ج ۶

روضۂ اقدس کے قریب آکر امام مالکؒ کے ساتھ زور زور سے گفتگو کرنے لگا تو امام مالکؒ نے اس کو متنبہ کیا کہ حضور ﷺ اس جگہ موجود ہیں اور آپ زور سے بول رہے ہیں۔ اسی طرح ایک قاضی صاحب روضۂ اقدس کے قریب آکر بلند آواز سے گفتگو کرنے لگا تو امام مالکؒ نے اس کو بھی ڈانٹا۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت یہ قاضی ہیں آپ نے فرمایا کہ اس کو تو دوسروں کی بنسبت ادب سکھانے کے لئے زیادہ سختی کرنی چاہئے۔ (شفاء)

## بادشاہ کو ڈانٹ دیا

اس کی نظیر ایک اور واقعہ ہے کہ ایک بادشاہ ہشام بن عبدالملک نے حالت طواف میں حضرت سالمؒ سے کہا کہ حضرت اگر کوئی حاجت ہو تو میں حاضر ہوں فرمایا مجھے اللہ کے گھر میں غیر اللہ سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہے پھر جب دونوں باہر آئے تو بادشاہ نے یاد دہانی کرائی اگر آپ کو کوئی حاجت ہو تو میں حاضر ہوں تو آپ نے فرمایا کہ دنیا کی حاجت پوری کر سکتے ہو یا آخرت کی کہا ظاہر ہے کہ دنیا کی فرمایا میں نے تو کبھی اللہ جل شانہ سے بھی دنیا کا سوال نہیں کیا کیوں کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں ایک خسیس چیز کا سوال کروں پھر میں تجھ سے دنیا کا سوال کیسے کر سکتا ہوں تو معلوم ہوا یہ ادب آپ کی زندگی میں بھی تھا اور آپ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی باقی ہے۔

## صحابہؓ کے دل میں آپ ﷺ کی عظمت

اور صحابہ کرامؓ کے دل میں آپ کی کتنی عظمت تھی کسی شخص نے حضرت عمرو ابن عاصؓ سے کہا کہ آپ نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے ذرا آپ کی شکل و صورت کو بیان فرمائیں تو حضرت عمرو بن عاصؓ نے فرمایا کہ آپ کی شکل و

صورت تو وہ بیان کرے جس نے آپ کو جی بھر کر دیکھا ہو میں نے تو آپ ﷺ کو کبھی بھی جی بھر کر نہیں دیکھا کیوں کہ مجھے عظمت کی وجہ سے آپ کو آنکھیں نکا کر دیکھنے کی جرات نہیں ہوئی صحابہ کرامؓ میں یہ ادب تھا کہ نظریں جما کر بھی آپ کو نہیں دیکھا کرتے تھے (عمدۃالقاری)

## محبت پر غیروں کا تبصرہ

اور جب آپ ﷺ مقام حدیبیہ میں کفار سے صلح کر رہے تھے اور کفار سخت شرائط لگاتے تھے جس کی وجہ سے صلح نہ ہو رہی تھی اسی دوران طائف کے ایک رئیس عروہ بن مسعود ثقفی حالات معلوم کرنے کے لئے آئے آکر حالات دیکھے اور واپس جا کر قریش سے کہا کہ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم صلح کر لو میں بقسم کہتا ہوں کہ میں نے بڑے بڑے بادشاہوں کو دیکھا ہے لیکن آپؐ کے اصحاب جیسے کسی کے خدام نہیں دیکھے اور یہ رئیس بعد میں مسلمان بھی ہو گئے تھے اور فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ جب وضوء کرتے تھے تو آپؐ کے وضوء کا پانی آپؐ کے اصحابؓ نیچے زمین پر نہیں جانے دیتے تھے بلکہ ہاتھوں میں لے لیتے تھے اور آپ کا لعاب دہن اس کو بھی زمین تک نہیں جانے دیتے تھے بلکہ اپنے جسموں پر مل لیتے تھے۔

## موئے مبارک کی تقسیم

ایک دفعہ حج کے موقع پر آپ نے جب بال منڈائے آپ نے خود حضرت ابو طلحہؓ کو بال دیئے فرمایا ان کو تقسیم کر دو (مسلم ص ۴۲۱ ج ۱) کیوں کہ آپؐ کو معلوم تھا کہ صحابہؓ آپ کے بالوں کو لئے بغیر نہیں چھوڑیں گے اس لئے خود تقسیم کروا دیئے

## موئے مبارک ذریعہ شفا ہیں

حضرت ام سلمہؓ کے پاس ایک نلکی میں حضور ﷺ
کے بال مبارک تھے لوگوں کے پانی میں نلکی ڈال دیتی مریض وہ پانی پی لیتے جس سے
مریضوں کو شفاء ہوتی تھی (بخاری ص ۸۷۵ ج ۲ مسلم ص ۲۵۶ ج ۲ ص ۲۵۷)
اور آپؐ کے بال مبارک اب بھی بعض جگہوں پر موجود ہیں خانقاہ کندیاں شریف میں
آپ کا بال موجود ہے روز حمی اور جلال آباد میں بھی آپؐ کے بال مبارک موجود ہیں۔

## میرا قیمتی سرمایہ

محمد بن سیرینؒ نے فرمایا کہ حضرت انسؓ کے واسطے سے حضور
ﷺ کا ایک بال مبارک مجھے بھی ملا ہے یہ سن کر عبیدہ سلمانی فرمانے لگے کہ قسم خدا
میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ قیمتی حضور ﷺ کا بال ہے (بخاری)

# جوتے مبارک کی بے حرمتی موجب کفر ہے

وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم دین کا جزء ہے
جس کے دل میں آپ کا ادب نہیں ہے وہ مسلمان نہیں ہے حتیٰ کہ اگر کوئی آپ کے
جوتے کی بھی بے حرمتی کرے گا وہ شخص کافر ہو جائے گا۔ علماء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی
شخص آپؐ کے شعر (بال) کو شعیر کہے گا تو وہ بھی بے ادب ہو گا کیوں کہ شعیر میں
حقارت والا معنی ہے۔

ایک مسئلہ سن لیں بالوں کے متعلق علماء فرماتے ہیں کہ بال انسان کے پاک ہیں اگر چہ
ان کو کاٹ دیا جائے ہاں بالوں کی جز ناپاک ہے لیکن بالوں کی رسی بنانا جائز نہیں ہے۔ امام
شافعیؒ فرماتے ہیں کہ عام انسانوں کے بال ناپاک ہیں اگر پانی میں گر جائیں تو پانی ناپاک ہو

جائے گا۔امام شافعیؒ کے اصحاب میں سے ایک عالم نے یہ لکھا ہے کہ حضور ﷺ کے
بالوں میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بال پاک ہیں علامہ عینی
فرماتے ہیں کہ اس عالم نے بڑی گندی بات لکھی ہے کیوں کہ اس سے نعوذباللہ یہ معلوم
ہوتا ہے کہ دوسرے قول کے مطابق آپؐ کے بال ناپاک ہیں یہ بات بالکل غلط ہے بلکہ
کفر کا خوف ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ بعض شوافع نے جہنم میں جلنے والا قول کیا ہے

## ادب کے انوکھے واقعات

امام ابو حنیفہؒ کے احوال میں یہ واقعہ مشہور ہے کہ آپ ایک
مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے سولہ سترہ دن کے بعد واپس آگئے تھے آپ نے فرمایا
کہ میں اس شہر میں رہنے کے قابل نہیں ہوں کیوں کہ مجھے پیشاب وغیرہ کی حاجت
ہوتی ہے تو میں یہاں رہ کر اپنی حاجت کو کیسے پورا کر سکوں گا کیوں کہ حاجت کو اس جگہ
پر پورا کرنا یہ آپ کے شہر کے ادب کے خلاف ہے اور جتنے دن مدینہ منورہ میں گزارے
کبھی قضائے حاجت نہیں کی سولہ سترہ دن کے بعد مدینہ سے دور جا کر اپنی حاجت پوری
کر کے آئے۔دیکھئے آپ کے شہر کا بھی اس قدر ادب کرتے تھے۔

### دوسرا واقعہ

امام مالکؒ نے ساری زندگی کبھی مدینہ میں قضاء حاجت نہیں کی دس دن
پندرہ دن کے بعد مدینہ سے دور چلے جاتے تھے پیشاب وغیرہ سے فارغ ہو کر آجاتے
تھے اور آپ کے شہر میں نہیں کرتے تھے اور نہ ہی جوتا پہنتے تھے۔ فرماتے مجھے شرم آتی
ہے جس جگہ پر آپ کے قدم لگے ہوں میں اس جگہ جوتا پہن کر چلوں اور گھوڑے پر

کے دور میں کوئی نہ کوئی ناظم مقرر کیا جاتا تھا اور اس جگہ کو حضور ﷺ نے فرمایا مابین قبری و منبری روضة من ریاض الجنة (ترمذی ص ۶۹ ج ۲) تو اس ناظم صاحب نے بتلایا کہ ترکی حکومت کی طرف سے اعلان ہوا کہ ریاض الجنۃ کے ناظمین کو اپنی درخواستیں دے دینی چاہئیں تو میں نے بھی درخواست بھیجی یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ حکومت ترکوں کی تھی اور پھر دعائیں مانگنا شروع کیں کہ اے اللہ یہ سعادت مجھ کو ہی نصیب ہو ایک رات حضور ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی بیٹھے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ حضرت اس آدمی نے ریاض الجنۃ کا ناظم بننے کی درخواست دی ہوئی ہے آپ دعا فرمائیں اس کو ناظم بنادیا جائے تو آپ نے فرمایا کہ یہ شخص ناظم بننے کے لائق نہیں ہے کیوں کہ یہ حقہ پیتا ہے کچھ دیر خاموشی کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ اگر یہ توبہ کر لے تو آپؐ نے فرمایا کہ پہلے یہ ایک مرتبہ توبہ کر کے توڑ چکا ہے وہ آدمی کہتا تھا کہ بات ایسے ہی تھی کہ میں حقہ پینے سے ایک مرتبہ توبہ کر کے توڑ بھی چکا تھا پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے پھر درخواست کی کہ حضرت توبہ کا ایک موقع اور دیا جائے تو حضور ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے اور اس کے لئے دعا کردی تو صبح کو حضور ﷺ کی دعا کی برکت سے حکومت کی طرف سے حکم نامہ آگیا کہ فلاں شخص کو ناظم مقرر کیا گیا ہے اور وہ میرا ہی نام تھا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے شہر کا ادب یہ بھی ہے کہ وہاں اور خصوصا مسجد نبوی اور روضۂ اطہر پر منہ کو صاف رکھا جائے گو حقہ پینا حرام نہیں ہے جب مجبوری کے تحت پئے اور بطور لہو و لعب کے حرام ہے مگر اس کے پینے سے منہ سے بدبو آتی ہے تو بدبودار چیز کا استعمال کرنا اچھا

نہیں۔

دوسرا واقعہ
ہمارے ایک بزرگ یہ واقعہ سنایا کرتے تھے

انہی ناظم صاحب کی بیوی کا انتقال ہو گیا تھا اور دوسری شادی کے لئے پیسہ نہیں تھا بہت پریشان تھے تو انہوں نے روضہ اقدس پر جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے اور میرے پاس رقم نہیں ہے اور رقم کے بغیر دوسرا نکاح نہیں کر سکتا آپؐ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرا مسئلہ حل فرمادیں چنانچہ جب روضہ اقدس سے واپس آئے تو حضور ﷺ کی برکت سے ایک شخص نے ان کو ایک تھیلی دی جس کے اندر سونے کے دینار تھے اور جتنے ان کو ضرورت تھے اتنے ہی تھے تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی ضرورت کو پورا فرمادیا۔

ناظم ریاض الجنتہ کا ایک اور واقعہ جس کو بیان فرمانے والے حضرت مفتی محمد حسن صاحبؒ ہیں انہوں نے ناظم کی زبان سے سنا کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا ہمارے خاندان کے افراد بہت زیادہ تھے قحط سے پہلے ایک دنبہ روزانہ ذبح ہوتا تھا قحط کے بعد تو آدھ کلو جو ملتے تھے ایک دیگ میں پکا لیتے اور سب افراد حسب حصہ پانی پی لیتے کسی طرح کی کمزوری نہ ہوئی بلکہ حضور ﷺ کی برکت سے پہلے کی طرح طاقت اور قوت رہی لوگ اس طرح کے واقعات کا انکار کر دیتے ہیں حالانکہ اس قسم کے واقعات کتب حدیث میں بھی بیان کئے گئے ہیں مثلاً مشکوۃ میں سعید ابن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ جب واقعہ حرہ پیش آیا تو مسجد نبوی میں تین دن تک آذان و اقامت نہیں ہوئی حضرت سعید ابن مسیبؒ مسجد ہی میں رہے جب نماز کا وقت ہوتا تو حضور ﷺ کی قبر مبارک سے ایک قسم کی آواز آتی جس سے یہ سمجھ لیتے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے

(مشکوۃ ص ۵۴۵)

واقعہ

مدینہ منورہ کے حاکم کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر پر مرا ہوا کبوتر پڑا ہے بدبو پیدا ہو رہی ہے اس کو ہٹاؤ ایک رات خواب دیکھا پھر دوسری رات یہی خواب دیکھا پھر تیسری رات یہی خواب دیکھا تو پھر اس نے مشورہ کیا کہ کس کو روضہ اقدس میں بھیجیں جو کبوتر کو باہر نکالے چنانچہ کوئی شخص اندر جانے کے لئے تیار نہ ہوا ایک بزرگ سید تھے ان کو کہا کہ تم اندر جاؤ پہلے انہوں نے بھی انکار کر دیا پھر ان کو مجبور کیا کہ آپ سید ہیں حضور ﷺ کے خاندان میں سے ہیں اگر آپ نہیں جائیں گے تو اور کون جائے گا بالآخر وہ تیار ہو گئے وہ اندر گئے اور دیکھا کہ واقعی کبوتر مرا پڑا ہے انہوں نے کبوتر کو باہر پھینک دیا اور پھر دیکھا کہ قبر مبارک پر صفائی نہیں ہے جھاڑو دینا چاہئے تو جھاڑو دیا جھاڑو کے مشابہ کوئی اور چیز تو تھی نہیں تو اس اللہ کے بندے نے یہ کیا کہ جھک گئے اور اپنی ڈاڑھی سے جھاڑو دینا شروع کر دیا اور کافی دیر کے بعد باہر نکلے تو ان پر ایسی حیرت و ہیبت کی کیفیت طاری تھی کہ بولنے پر قدرت نہ تھی پھر وہ ساری زندگی خاموش رہے کسی سے گفتگو نہیں کی۔

واقعہ

ایک زمانہ میں مدینہ منورہ میں قحط ہو گیا بارش نہیں ہو رہی تھی لوگ پریشان تھے وہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے کہا بارش نہیں ہو رہی کیا کریں پریشانی ہے تو صدیقہ عائشہؓ نے فرمایا کہ روضہ اقدس کے اوپر سے چھت ہٹا دو چنانچہ لوگوں نے چھت ہٹا دی تو بارش ہو گئی (مشکوۃ ص ۵۴۵) اس قسم کے واقعات موجود ہیں خواہ مخواہ

لوگ انکار کر دیتے ہیں۔

## عیسائی ناکام ہو گئے

حضرت شیخ الحدیث نے فضائل حج میں واقعہ لکھا ہے کہ مصر کے بادشاہ سلطان نور الدین بڑے نیک تھے رات کا اکثر حصہ تہجد میں گزارتے تھے ایک مرتبہ رات کو بعد تہجد حضور ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے نیلی آنکھوں والے دو شخصوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ مجھے تکلیف دے رہے ہیں ان سے میری حفاظت کرو۔ ایک رات میں تین بار خواب آیا وزیر سے مشورہ کے بعد مدینہ منورہ آنے کی تیاری کر لی تقریباً بیس سمجھدار آدمیوں کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ روانہ ہو گئے اور سولہ دن کے سفر کے بعد مدینہ منورہ پہنچے سلطان سے مشورہ کےبعد وزیر نے اعلان کیا کہ سلطان نے سارے مدینہ والوں کی دعوت کی ہے مطلب یہ تھا کہ جب سب لوگ آئیں گے تو وہ دو بھی آئیں گے سلطان ان کو پہچان لیں گے سب لوگ آرہے ہیں دعوت کھا کر جارہے ہیں اور بادشاہ سب کو غور سے دیکھ رہے ہیں جب سب لوگ فارغ ہو کر چلے گئے وہ دو آدمی نظر نہ آئے تو پتہ کروایا گیا کہ کوئی ایسا شخص ہے جو دعوت میں شریک نہ ہوا ہو تو لوگوں نے بتلایا کہ ہاں دو بزرگ ہیں بہت نیک ہیں وہ نہیں آئے تو بادشاہ نے کہا کہ ان کو بھی بلاؤ لوگوں نے کہا کہ حضرت وہ تو خود بہت بڑے سخی ہیں وہ دوسروں کو دعوتیں کھلاتے ہیں اور صدقہ خیرات کرتے ہیں وہ نہیں آئیں گے بادشاہ نے کہا کہ نہیں ان کو بلا کر لاؤ چنانچہ ان کو بلوایا گیا جب وہ آئے تو بادشاہ نے پہچان لیا کہ یہی وہ دو آدمی ہیں جن کی طرف حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا تھا کہ یہ دو آدمی مجھے تکلیف دے رہے ہیں چنانچہ ان کو بادشاہ نے بٹھایا اور ان کے حالات معلوم

## فضائل درود شریف

(۱) مسند احمد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ حق تعالی فرماتے ہیں کہ جو حضور ﷺ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالی اس پر رحمت بھیجیں گے اور جو حضور ﷺ پر سلام بھیجے گا حق تعالے اس پر سلام بھیجیں گے (بحوالہ ترغیب)

(۲) حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار تھے صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آج آپ بہت خوش معلوم ہوتے ہیں فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ آج حق تعالی کی طرف سے پیغام آیا ہے کہ میری امت میں سے جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجے گا اللہ پاک اس کو دس نیکیاں عطا فرمائیں گے دس گناہ معاف کریں گے دس درجے بلند ہوں گے ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ حق تعالی دس رحمتیں نازل فرمائیں گے (احمد و طبرانی بحوالہ ترغیب)

(۳) طبرانی میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ دعا رکی رہتی ہے جب تک حضور ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے۔

(۴) طبرانی شریف میں ہے کہ جو شخص صبح شام دس دفعہ درود شریف پڑھے اس کو میری شفاعت نصیب ہو گی۔

(۵) ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص دن میں ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھے وہ جب تک اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھے نہ مرے گا۔

## حضور ﷺ کی محبت جزو ایمان ہے

حضور ﷺ کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ آپ سے محبت کی جائے کیوں کہ آپ کی محبت جزو ایمان ہے ایک حدیث پاک میں ہے لا یؤ

من احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین یعنی مومن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ میں اس کے ہاں تمام انسانوں سے زیادہ محبوب ہوں حتی کہ اس کی جان اولاد اور ماں باپ سے بھی زیادہ محبوب ہوں صرف زبانی محبت نہ ہو بلکہ حقیقی محبت ہو صحیح معنی میں محبت یہ ہے کہ انسان اتباع سنت اختیار کرے خلاف سنت کاموں سے دور رہے بدعات و رسومات سے بچنے کی پوری کوشش کرے اگر کوئی دعوی تو محبت کا کرتا ہے لیکن اس کے کام خلاف سنت ہوں تو ایسا محبت کا دعوی کرنا صحیح نہیں جیسے کسی نے کیا ہی خواب کہا ہے۔

تعصى الرسول و انت تظهر حبه هذا لعمری فی القیاس بدیع

لوکان حبك صادقا لاطعته ان المحب لمن یحب مطیع

کیوں کہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اپنے محبوب کا کہنا بھی مانتا ہے سچی محبت کی نشانی یہ ہے کہ اپنے محبوب کی طرح شکل و صورت بنائے اپنے محبوب جیسا لباس پہنے خوشی و غمی کے موقع پر اپنے محبوب کے طریقوں کو اپنائے۔

## مرزا بے دل کا واقعہ

یہ ایک شاعر دہلی میں رہتا تھا نعت بہت اچھی کہتا تھا اس کا نعتیہ کلام ایران میں پہنچا وہاں کا ایک شخص متاثر ہوا اور اس کو بزرگ سمجھ کر اس کی زیارت کے لئے دہلی کا طویل سفر کیا۔

گھر سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ حجام کے ہاں حجامت بنوانے گئے ہیں وہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہ داڑھی منڈا رہا ہے سخت افسوس ہوا کہ سفر رائیگاں گیا یہ تو بزرگ نہیں ہیں فاسق ہے مرزا بے دل کو کہا۔

آغا ریش مے تراشی۔ کہ آپ داڑھی تراش رہے ہیں

اس سے سن کر برجستہ کہا کہ ریش مے تراشم دلے کس را نے خراشم

یعنی داڑھی منڈا رہا ہوں کسی کا دل نہیں دکھا رہا اس نے کہا غلط ہے دل رسول اللہ مے خراشی یعنی رسول اللہ کے دل کو زخمی کر رہے ہو کیوں کہ حدیث میں ہے کہ امت کے اچھے برے سب اعمال پیش کئے جاتے ہیں برے اعمال دیکھ کر آپ کو دکھ ہوتا ہے وہ آدمی سمجھ دار تھا سن کر متاثر ہوا اور کہا

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی

مرا با جان جاناں ہمراز کردی

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے کہ آپ نے میری آنکھیں کھول دیں اور محبوب سے ملا دیا آئندہ کے لئے داڑھی منڈانے سے توبہ کر لی۔

## اسباب محبت

محبت حاصل کرنے کا پہلا طریقہ محبت حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے معجزات کو سنے اور پڑھے آپ کے معجزات بہت زیادہ ہیں علماء نے اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں ان معجزات میں سے چند ایک معجزات یہ ہیں

۔

## لعاب کی برکت

(۱) غزوہ خندق کے موقع پر حضرت جابرؓ نے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر کمزوری کے آثار دیکھے محسوس کیا کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں گھر جا کر پوچھا کھانے کی کوئی چیز ہے۔ گھر والی نے بتا دیا چند سیر جو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا

جلدی کھانا تیاری کرو میں حضور ﷺ کو بلا کر لاتا ہوں۔
حضرت جابرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آہستہ سے عرض کی ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے تھوڑا سا کھانا ہے آپ اور چند صحابہ تشریف لائیں حضور ﷺ نے سارے لشکر میں اعلان فرما دیا آج جابرؓ کی دعوت ہے سب چلو یہ سن کر حضرت جابرؓ گھبرائے کھانا تھوڑا ہے اور افراد بہت زیادہ ہیں کیا بنے گا پریشان ہو کر گھر گئے گھر والی کو بتایا گھر والی نے پوچھا کیا آپ نے حضور ﷺ کو کھانے کا بتایا؟ حضرت جابرؓ نے کہا ہاں گھر والی کہنے لگی پھر پریشان نہ ہوں کھانا کافی ہو جائے گا حضور ﷺ تشریف لائے اور آب دہن ہنڈیا اور آٹے میں ڈالا اور دعاء فرمائی اور فرمایا پکانے والی بلالو جو روٹی پکانے میں مدد دے اور ہنڈیا سے شوربا دینا شروع کرو اور اس کو اتارو نہیں کھانا کھانا شروع کیا سب سیر ہو گئے ایک ہزار آدمی تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ اس سے کوئی چیز کم بھی نہیں ہوئی (مشکوۃ ص ۵۳۲) حضور ﷺ کی برکت سے تھوڑا کھانا ایک ہزار کو کافی ہو گیا۔

## فوارے پھوٹ پڑے

(۲) حضرت انسؓ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ حضورؐ اپنے اصحاب کے ساتھ مقام زوراء میں تھے نماز کا وقت ہوا لیکن وضو کے لئے پانی نہیں تھا حضورؐ کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لایا گیا جس میں اتنا تھوڑا پانی تھا کہ انگلیاں بھی نہیں ڈوبتی تھیں حضورؐ نے اپنی انگلیاں پیالہ میں رکھیں آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے فوارے نکلنے لگے حتی کہ سارے صحابہؓ نے وضو کیا حضرت انسؓ سے پوچھا گیا تم کتنے لوگ تھے فرمایا تین سو کے قریب تھے (مسلم ص ۲۴۶ ج ۲)

(۳) حضرت معاذ بن جبلؓ غزوہ تبوک کے سفر کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے

فرمایا انشاء اللہ کل ہم تبوک کے چشمہ پر ہوں گے آپ نے حکم فرمایا کہ جو شخص چشمہ پر پہلے پہنچے وہ پانی کو ہاتھ نہ لگائے لوگ جب چشمہ پر پہنچے تو دو شخصوں نے پانی لے لیا۔ حضورؐ کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم نے پانی لیا آپؐ بہت ناراض ہوئے لوگوں نے چشمہ سے ہاتھوں کے چلو کے ذریعے پانی جمع کیا چشمہ میں بہت تھوڑا پانی تھا حتی کہ جوتے کے تسمے بھی نہ ڈوبتے تھے جب وہ تھوڑا سا پانی آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپؐ نے منہ دھویا ہاتھ دھوئے فرمایا اس پانی کو واپس چشمہ میں ڈالو جب پانی ڈالا گیا تو چشمہ سے بہت زیادہ پانی بہنے لگا اور فرمایا اے معاذ اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ اس چشمہ سے باغات سیراب ہوا کریں گے (مسلم ص ۲۴۶ ج ۲)

(۴) حضرت ام مالکؓ اپنا واقعہ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک کپی یعنی چمڑہ کے برتن میں حضور ﷺ کو گھی ہدیہ کیا کرتی تھی آپ ﷺ کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ کپی خالی ہوئی جب بچے سالن مانگتے گھر میں سالن نہ ہوتا تو ام مالکؓ اسی سے گھی نکال کر دے دیتی کافی عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا ایک دفعہ ام مالکؓ نے کپی کو نچوڑ دیا تو گھی ختم ہو گیا ام مالکؓ نے حضور کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی تو وہ گھی ہمیشہ ہی رہتا (مسلم ص ۲۴۶ ج ۲)

نچوڑنے کے بعد گھی کے ختم ہونے کی علماء نے یہ حکمت بیان کی ہے

(۱) نچوڑنے کی وجہ سے برکت ختم ہو گئی (۲) نچوڑنا حرص کی علامت ہے جو رضا توکل کے خلاف ہے۔

(۵) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ اہل مکہ نے حضور ﷺ سے معجزہ طلب کیا آپ ﷺ کے معجزے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر آگیا اور دوسرا

ٹکڑا پہاڑ کے نیچے یعنی دوسری طرف چلا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم گواہ بن جاؤ (بخاری ص ۷۲۱ ج ۲)

جب مشرکین مکہ نے معجزہ دیکھا تو کہنے لگے ہم پر جادو کیا ہے بعض کفار کہنے لگے جادو ہم پر تو کر سکتا ہے سارے لوگوں پر تو جادو نہیں کر سکتا (ترمذی ص ۱۴۱ ج ۲)

## ہندو راجہ مسلمان ہو گیا

بعض سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے مشرکین مکہ نے باہر سے آنے والے قافلہ والوں سے چاند کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے چاند کے ٹکڑے ہونے کی تصدیق کی تاریخ والوں نے لکھا ہے اسی رات دکن ہندوستان کا ایک راجہ بہت پریشان بے چین تھا محل پر ٹہل رہا تھا اسی اثنا میں چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا تو اور زیادہ پریشانی میں مبتلا ہو گیا صبح کو اپنے مذہبی لوگوں کو بلایا واقعہ سنا کر حقیقت طلب کی ان لوگوں نے کہا یہ کسی نبی کا کام ہو سکتا ہے راجہ نے اسی اہم واقعہ کو لکھ دیا عرصہ دراز بعد صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت بغرض تجارت و تبلیغ دکن پہنچی اسی راجہ کو پتہ چلا کہ مال تجارت آیا ہوا ہے خرید و فروخت کی غرض سے پہنچا دیکھا کہ صحابہ کرامؓ نماز ادا کر رہے ہیں راجہ نے ان حرکات کا بغور مطالعہ کیا فراغت نماز کے بعد صحابہ کرامؓ سے پوچھا یہ کیا کر رہے تھے انہوں نے حقیقت نماز واضح کی حضور اقدس ﷺ کا تعارف کروایا آپ کے معجزات کا تذکرہ کرتے ہوئے شق قمر کا واقعہ بھی بیان کیا راجہ کہنے لگا یہ واقعہ میں نے بچشم خود دیکھا ہے وہ راجہ مسلمان ہو گیا یہ مقدر کی بات ہے کہ ایک شخص جس نے اپنی آنکھوں سے معجزہ دیکھا ایک نہیں کئی معجزات دیکھے لیکن ایمان نہیں لایا دوسرا وہ ہے جو سینکڑوں میل دور معجزہ دیکھ کر عرصہ دراز بعد جب پتہ چلا تو مسلمان ہو گیا۔

## محبت حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ

محبت حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی شان کو سوچے اور یہ سوچے کہ حق تعالی کے ہاں آپ ﷺ کی کتنی شان ہے اس سے حضور ﷺ کی محبت پیدا ہوگی اللہ تعالی کے ہاں آپ ﷺ کی بڑی قدر ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمام انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر پکارا ہے جیسے یا آدم یا ابراہیم. یا موسی لیکن حضرت محمد ﷺ کا نام یا محمد لے کر نہیں بلکہ صفات سے پکارا یا ایھالرسول یا ایھالنبی یا ایھالمزمل یا ایھالمدثر اسی طرح اللہ تعالی نے حضور اقدس ﷺ کے کام کو غایت تعلق کی وجہ سے اپنی طرف منسوب کیا جیسا کہ غزوہ حنین میں کفار آپ کے بالکل قریب آچکے تھے تو آپ ﷺ نے ایک مٹھی مٹی کی بھری اور کفار کی طرف پھینکی اور فرمایا۔

شاھت الوجوہ شاھت الوجوہ وہ مٹی سارے کفار کی آنکھوں میں پہنچی اسی کو حق تعالی بیان کرتے ہیں۔

وما رمیت اذرمیت ولکن اللہ رمی آپ نے نہیں مارا بلکہ حق تعالی نے مارا ہے اسی طرح بیعت رضوان کے موقع پر اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم ایک جگہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی شان اس طرح ظاہر فرمائی ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی رسول ﷺ کی اطاعت در حقیقت اللہ تعالی کی اطاعت ہے ایک جگہ حضور ﷺ کی زندگی کی قسم اٹھائی ہے اور قسم بھی محبوب چیز کی اٹھائی جاتی ہے فرمایا لعمرك انھم لفی سکرتھم یعمھون تیری زندگی کی قسم بے شک وہ لوگ اپنے نشے میں مست تھے (۱۷)

طرح آپ کے شہر کی قسم اٹھائی فرمایا لااقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد اس شہر سے مراد ایک قول کے مطابق مدینہ طیبہ ہے دوسری آیت میں مکہ مکرمہ کی قسم اٹھائی ہے فرمایا وطور سینین و ھذا البلد الامین اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ بہت ہی بڑی شان والے ہیں۔

## فرشتے کا امتحان لینا

انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے خلیل اللہ یہ بہت بڑا لقب ہے بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک فرشتہ نے عرض کی اے اللہ آپ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا کیا ان میں کوئی خاص صفت ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہاں امتحان لینا ہے تو اس کے سامنے میرا نام لے کر ایک بکری مانگو وہ فرشتہ انسانی شکل میں آئے حضرت ابراہیم کے سامنے کہنے لگے سبحانہ سبحانہ ما اعظم شانہ پھر کہنے لگے جس کی بہت بڑی شان ہے اسی کے نام پر ایک بکری دے دو حضرت ابراہیم نے بکری دے دی۔

## اللہ تعالی کے نام پر سارا مال قربان

پھر حضرت ابراہیم نے فرمایا اگر یہی جملہ دوبارہ کہہ دو تو ساری بکریاں دے دوں گا فرشتہ نے دوبارہ کہا سبحانہ سبحانہ ما اعظم شانہ حضرت ابراہیم نے ساری بکریاں دے دیں حضرت ابراہیم نے فرمایا اگر یہی جملہ پھر کہہ دو تو ساری جائیداد دے دوں گا فرشتہ نے پھر کہا سبحانہ سبحانہ ما اعظم شانہ حضرت ابراہیم نے ساری جائیداد دے دی فرشتہ کہنے لگا مجھے مال کی ضرورت نہیں ہے میں تو صرف

امتحان لینے کے لئے آیا تھا فرشتہ کہنے لگا واقعی ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بننے کے لائق ہیں۔

## عظمت حبیب

خلیل بننا بہت بڑا اعزاز ہے حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں لیکن حضور اقدس ﷺ حبیب اللہ ہیں حبیب کا درجہ خلیل سے بہت بڑا ہے۔

ایک بہت بڑے عالم گزرے ہیں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے اپنی کتاب شفاء میں خلیل اور حبیب کا فرق بیان کیا ہے خلیل اللہ کے بارے میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کذا لك نری ابراہیم ملکوت السموت والارض ہم نے ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت دکھائی لیکن حبیب اللہ کے بارے میں فرمایا فکان قاب قوسین او ادنی حبیب حق تعالی کی تجلیات کے قریب تھے کہ فاصلہ دو کمانوں کا تھا یا اس سے بھی قریب۔

## دوسرا فرق

خلیل اللہ نے دعا مانگی ولا تخزنی یوم یبعثون قیامت میں مجھے رسوا نہ کرنا جبکہ حبیب اللہ کو پہلے فرما دیا یوم لایخزی الله النبی والذین آمنوا معه قیامت کے روز اللہ تعالی اپنے نبی اور مومنین کو رسوا نہیں کریں گے۔

## تیسرا فرق

حضرت خلیل اللہ نے دعا مانگی واجعل لی لسان صدق فی الاخرین اے اللہ آنے والے لوگ مجھے اچھا کہیں میری برائی نہ کریں جبکہ حبیب اللہ کے بارے میں فرمایا ورفعنا لك ذکرك ہم نے آپ کا تذکرہ بلند کیا ہے

**چوتھا فرق۔** حضرت خلیل علیہ السلام نے دعا مانگی ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین یعنی آخرت میں میری غلطی معاف کر دیجئے اور حبیب اللہ کو دنیا میں خوشخبری دے دی لیغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وماتا خر یعنی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف ہیں۔ بہر حال تمام انبیا علیہ السلام شان والے ہیں لیکن مرتبہ میں حضور اقدس ﷺ سب سے بلند ہیں

**رفع تعارض** باقی جو احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ مجھے حضرت یونس ابن متی پر فضیلت نہ دو یا اسی طرح کی دوسری احادیث بھی آتی ہیں یہ آپ کی تواضع ہے۔

**محبت حاصل کرنے کا تیسرا طریقہ** حضور ﷺ کے کمالات کو سوچے پڑھے آپ کے کمالات بے شمار ہیں ان میں ایک کمال آپؐ کا امت پر شفیق ہونا چنانچہ حدیث میں ہے انا رحمة مهداة یعنی میں ایک رحمت ہوں جو بطور ہدیہ بن کر آیا ہوں۔

**ظلمت کفر چھٹ گئی** جب جناب رسول ﷺ تشریف لائے تو شرک کا دور دورہ تھا تین سو ساٹھ بت کعبۃ اللہ میں رکھے ہوئے تھے ایک شخص کئی کئی معبودوں کی عبادت کیا کرتا تھا حضرت عمرانؓ کے والد حضرت حصینؓ کی اسلام سے پہلے جناب رسول ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے پوچھا آجکل کتنے خداؤں کی پوجا کر رہے ہو کہا سات کی پوجا کر رہا ہوں چھ زمین اور ایک آسمان میں حالت یہ تھی کہ ایک شخص کسی بت کو ساتھ لئے ہوئے بازار جاتا وہاں پہلے بت سے زیادہ خوبصورت مل جاتا پہلے کو پھینک دیتا دوسرا لے لیتا جہالت اور ضد کا اس قدر اندھیرا تھا کہ بات بات پر لڑتے تھے۔ ایک اونٹنی کو پانی پلانے پر جھگڑا ہوا ایک کہتا تھا کہ میں پہلے پلاؤں دوسرا کہتا تھا کہ میں پہلے پانی پلاؤں دونوں میں سر پٹول ہوئی جس کے نتیجہ میں ایک سو بیس سال جنگ جاری رہی جو بہت مشہور ہے جس کا نام جنگ بغاث ہے وہ لوگ بے رحم اس قدر ظالم تھے کہ اپنی لڑکیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے ایک صحابی نے اسلام سے قبل اپنی ایک

طہارت بنادیا گیا اگر پانی نہ ہو یا پانی کو استعمال نہیں کر سکتا تو وہ تیمم کر لے۔

**تیسری خصوصیت** میرے لئے اور میری امت کے لئے یہ ہے کہ غنیمت کا مال حلال ہے غنیمت اس مال کو کہتے ہیں جو کفار سے جہاد کے وقت چھین لیا جائے پہلی امتوں کے لئے اس مال کا کھانا جائز نہ تھا بلکہ مال جمع کر کے رکھ دیا جاتا آسمان سے آگ آتی اور جلا دیتی اگر آگ نہ جلاتی تو سمجھا جاتا کہ غنیمت میں کوئی خیانت ہوئی ہے جیسے ایک واقعہ مشکوۃ شریف میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت یوشع بن نونؑ نے جہاد کیا حتی کہ جمعہ کی شام ہو گئی ہفتہ کی رات آنے والی تھی جس میں ان کے لئے جہاد کرنا جائز نہ تھا حضرت یوشعؑ نے دعا کی اے اللہ تو ہی مہربانی فرما سورج غروب ہونے سے روک دے چنانچہ سورج رک گیا حضرت یوشعؑ نے فتح پائی غنیمت جمع کی ایک میدان میں رکھ دی لیکن آگ نے نہ جلایا کیوں کہ غنیمت میں خیانت ہو گئی تھی یعنی گائے کے سر کے برابر سونا چھپایا ہوا تھا حضرت یوشعؑ نے سب سرداروں سے باری باری بیعت لی سب لوگوں نے بیعت کی خیانت کرنے والا شخص جس قبیلہ کا تھا اس کے سردار نے جب بیعت کی تو اس کا ہاتھ چمٹ گیا معلوم ہو گیا کہ خیانت اس قبیلے کے شخص نے کی ہے چنانچہ وہ سونا لایا گیا اور اس کو تب آگ نے جلا دیا (مشکوۃ ص ۲۵۲ ج ۲)

**چوتھی خصوصیت** آپ ﷺ نے فرمایا ہر نبی ایک قوم کے لئے ایک علاقہ کے لئے مبعوث ہوتا تھا اور مجھے ساری دنیا کے لئے قیامت تک آنے والے سب جن و انس کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا ہے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا اس وقت اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اتباع کرتے۔

**پانچویں خصوصیت** مجھے شفاعت دی گئی ہے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا روزِ محشر سب اولین آخرین پریشان ہوں گے لوگ سوچیں گے کہ کس کے پاس جائیں جو ہماری سفارش کرے۔ چنانچہ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں

گے کہ ہم پریشان ہیں ہماری حالت آپ کے سامنے ہے آپ سفارش کریں حق تعالیٰ ہمارا حساب فرماویں حضرت آدمؑ عذر فرمائیں گے لوگ پھر حضرت نوحؑ کے پاس جائیں گے اپنی پریشانی بتا کر سفارش چاہیں گے وہ بھی عذر کر دیں گے پھر حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے پھر اسی طرح حضرت موسیٰ اور پھر حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے سب کے سب عذر کر دیں گے بالآخر حضرت عیسیٰ کے مشورہ سے لوگ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے آپ ﷺ فرمائیں گے ہاں میں سفارش کا سزاوار (یعنی مستحق) ہوں آپؐ سجدہ میں گر جائیں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی ایسی ثنابیان کروں گا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو گی اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ ارفع رأسک سل تعط واشفع تشفع اپنا سر اٹھایئے مانگیئے عطاء کروں گا سفارش کیجئے سفارش قبول کروں گا تو آپ ﷺ سفارش فرمائیں گے لوگوں کا حساب ہو گا۔

**رحمت عامتہ** حضور ﷺ کی رحمت تمام چیزوں کو شامل ہے حتی کہ حضرت جبرئیل امین کو بھی آپکی رحمت پہنچی ہے پہلے ان کے اپنے خاتمہ کی بے حد فکر تھی جب قرآن پاک میں یہ آیت نازل ہوئی ذی قوة عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین تب ان کو ایک گونہ اطمینان ہوا آپ ﷺ کی صرف زندگی رحمت نہیں بلکہ آپؐ کی موت بھی رحمت ہے کیوں کہ عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اپنے نبی کے سامنے کفار کو ہلاک کیا جاتا ہے تاکہ دشمنوں کی ہلاکت سے اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب کسی قوم پر رحمت کرنا چاہتے ہیں تو اس قوم کے نبی کو پہلے وفات دے دیتے ہیں جیسا کہ ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا حیاتی خیرلکم و مماتی خیر لکم یعنی میری زندگی اور موت دونوں تمہارے لئے خیر اور بہتر ہیں آپ کی رحمت کا حصہ دنیا میں کفار کو بھی پہنچا ہے یہی وجہ

ہے تکذیب وانکار کے باوجود عاد و ثمود کی طرح بندر اور خنزیر نہیں بنے شکلیں مسخ نہیں ہوئیں۔

**نیکیوں میں اضافہ** پہلے ہر نیکی کا ثواب ایک گنا ہوتا تھا آپ کی برکت و رحمت سے ایک کی بجائے دس گنا ہو گیا جبکہ ایک گناہ کیا تو ایک ہی لکھا جائے گا ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا تمہاری مثال اس مزدور جیسی ہے جس نے عصر سے مغرب تک کام کیا اجرت اس کو دو قیراط ملی۔ یہود نے صبح سے ظہر تک کام کیا نصاری نے ظہر سے عصر تک کام کیا لیکن اجرت ایک قیراط ہے اس میں ارشاد فرمادیا کہ تمہاری عمریں تھوڑی ہوں گی لیکن نیکیوں کا ثواب بہت زیادہ ہوگا حضور ﷺ امت پر بہت شفیق تھے اپنی ذات کی خاطر کبھی انتقام نہیں لیا ایک دفعہ اعرابی آیا آپ کے گلے میں پڑی ہوئی چادر کو اس قدر کھینچا کہ گردن مبارک پر نشان پڑ گیا بہت ہی غیر مہذب طریقہ سے مال مانگا حضور ﷺ نے فرمایا مال تجھے دوں گا لیکن تو نے جو حرکت کی ہے اس کا بدلہ لوں گا وہ دیہاتی کہنے لگا میں بدلہ نہیں دوں گا آپ ﷺ نے پوچھا کیوں ؟ دیہاتی کہنے لگا انک لا تکافی السیئۃ بالسیئۃ فضحک النبی ﷺ ثم امران یحمل علی البعیر شعیر وعلی الاخر تمر اس لئے کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے آپ ہنس پڑے اور فرمایا اس کو ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دو بہر حال آپ ﷺ ہم پر مہربان ہیں اور ہمیں بھی چاہئے کہ ہم آپ ﷺ سے محبت کریں اور اتباع کریں۔ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الرحمین